سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوریؒ

مکاتیب حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ

بنام حضرت بنوری رحمہ اللہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مکتوب حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ بنام حضرت بنوری رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰/۱۰/۶۲ھ

برادرِ محترم ومکرم زید مجدکم!

بعد سلام مسنون عرض ہے، بحمد اللہ مع الخیر رہ کر متدعیِ خیریتِ مزاجِ گرامی ہوں۔ سالِ گزشتہ مولانا عبد الحق صاحب نافع کے ذریعے احقر نے جناب سے استمزاج کرایا تھا کہ کیا آپ تعلقِ دار العلوم منظور فرما سکتے ہیں؟ جناب نے اس وقت مجلسِ علمی کی خدمات اور اس کی غیر معمولی قدر دانی کا عذر فرماتے ہوئے یہ ظاہر فرمایا تھا کہ بعض مفوضہ اُمور سال بھر سے کم میں پورے بھی نہیں ہو سکتے، اس لیے ایک سال تک تو کہیں جانا مشکل ہے۔ سال پورا ہونے کو آیا ہے اور دار العلوم میں ایک عرصہ دراز سے احقر کا یہ جذبہ رہا ہے کہ قابل افراد کا اجتماع ہو، یہاں کے حضرات بحمد اللہ آپ کو فضلاء دار العلوم میں ایک جوہرِ قابل سمجھتے ہیں، اس لیے جی چاہتا ہے کہ آپ بھی اس گلدستۂ علماء کا ایک پھول بن جائیں، اور اپنی قابلیت کو اس مرکزی ادارہ کی ترقی اور سود و بہبود میں صرف فرمائیں۔ جو بھی دار العلوم کا پروردہ ہے، اس پر دار العلوم کا حق ہے، اور اس حق سے جب وہ خود طلب کرے تو فضلاء کو حق شناسی کی ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ آپ یہی جذبۂ خدمت لے کر یہاں کے کاموں کا ایک اہم جزو ثابت ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اور بھی کچھ نہیں تو کم از کم سال بھر کے لیے بصورتِ حصولِ رخصت ہی دار العلوم میں تشریف لے آویں۔ یہ صورت محض آپ کے اطمینان کے لیے ہوگی، ورنہ دار العلوم دعوتِ

مطلقہ بھی دے سکتا ہے۔ بہر حال! اگر اس کا امکان ہے تو آپ کی مرضی معلوم ہونے پر بندہ مجلس میں اس کی تحریک کردے، تاکہ یہ چیز ضابطہ میں بھی آجائے، بندہ آپ کے جواب کا منتظر رہے گا۔ میرے خیال میں تصنیف کا کام یہاں رہ کر بھی ممکن ہے، یہ چیز علماء کی زینت ہے، اور وہ درس کے ساتھ بھی نبھ سکتی ہے۔ [۱] اُمید ہے کہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام!

احقر محمد طیب غفرلہ
مہتمم دار العلوم دیوبند

حضرت المحترم زیدت معالیکم!
سلامِ مسنون نیازِ مقرون

مکرمت نامہ مع ٹیپ ریکارڈ بدستِ مولوی عبد الواحد صاحب بلوچستانی شرفِ صدور لایا، اس توجہ فرمائی کا دل سے ممنون ہوں، حق تعالیٰ جناب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں ان شاء اللہ بقصدِ زیارتِ حرمین شریفین ۱۵/اپریل سنہ ۶۰ء یومِ جمعہ کو روانہ ہوں گا، بمبئی سے مظفری جہاز ۲۱/اپریل سنہ ۶۰ء کو روانہ ہوگا۔ دعا فرماویں کہ حق تعالیٰ کامیاب پہنچائے اور کامیاب واپس لائے، آمین!

جناب کے لیے ان شاء اللہ دل سے دعا کروں گا۔ میری طرف سے اساتذۂ موجودینِ وقت کی خدمات میں سلامِ مسنون و استدعاءِ دعا عرض ہے، یہاں بحمد اللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔

والسلام
محمد طیب غفرلہ (از دیوبند)
۱۴/۱۰/۷۹ھ

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....

---

(۱) حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ کے اس خط سے خانوادۂ نانوتوی سمیت دار العلوم دیوبند میں حضرت بنوریؒ کا عنفوانِ شباب ہی میں مقام ومرتبہ معلوم ہوتا ہے، اگرچہ تکوین کی کرشمہ سازی نے حضرت بنوری رحمہ اللہ کے لیے دار العلوم دیوبند تشریف لے جانا مقدر نہیں کیا، چنانچہ مختلف غیبی ومنامی اشارات اور استخاروں واستشاروں کے نتیجے میں انہوں نے کراچی آکر مدرسہ عربیہ اسلامیہ (حال جامعہ علومِ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی) کی بنیاد ڈالی، جس کی علمی وعملی خدمات کا اعتراف ہر خاص وعام نے کیا، حتیٰ کہ خودام المدارس دار العلوم دیوبند کے اکابر نے اس ادارہ کو سرمایۂ افتخار قرار دیا۔